ہفتہ وار رسالہ: 252
WEEKLY BOOKLET: 252

علم کی برکتیں

صفحات 21

اولاد کے لیے بہترین تحفہ 07
تقلید کا ثبوت 09
عالمِ دین کی تعریف 10
شانِ علما بزبانِ مصطفےٰ 14

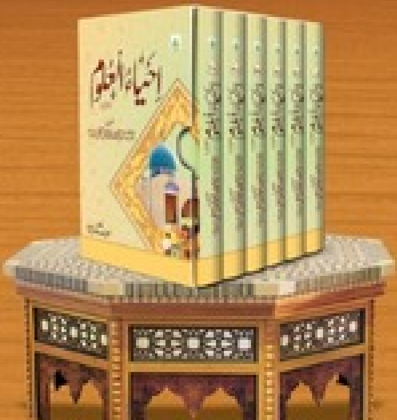

پیشکش
المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

پیش لفظ

الحمدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں علمِ دین کا شوق پیدا کرنے اور دینی کُتُب کا مطالعہ کرنے کی وقتاً فوقتاً ترغیب دلائی جاتی ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی طرف سے گزشتہ تقریباً پانچ سال سے ہر ہفتے ایک رسالہ (Weekly Booklet) پڑھنے یا Audio Book کے ذریعے سننے کا اعلان کیا جاتا ہے، مطالعہ کرنے والے خوش نصیب اسلامی بھائی اور اسلامی بہن دُعائے عطار کی برکات بھی حاصل کرتے ہیں۔ الحمدُ لِلّٰہ! ہفتہ وار رسالہ مطالعہ مجلس کی جانب سے مختلف موضوعات پر رسائل تیار کئے جاتے ہیں، 13 ربیعُ الاوّل 1443ھ کو ہفتہ وار رسالہ مطالعہ کی مجلس کے ایک اسلامی بھائی نے امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ سے مزید نئے موضوعات کے بارے میں رہنمائی لی تو آپ نے چند مدنی مشورے عنایت فرماتے ہوئے اِرشاد فرمایا: اِحیاءُ العلوم کو نہ بھولنا۔ (یعنی اِس کتاب کو بھی اپنے رسائل میں شامل کریں۔) کیونکہ آپ احیاء العلوم کتاب کو بہت پسند فرماتے ہیں۔ ایک مدنی مذاکرے میں امیرِ اہلِ سنّت نے ارشاد فرمایا: بہارِ شریعت عالم بنانے والی کتاب ہے اور فتاویٰ رضویہ مفتی بنانے والا ہے جبکہ احیاء العلوم مومنِ کامل بنانے والی کتاب ہے۔ آپ فرماتے ہیں: باطنی معلومات کے حوالے سے امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کے مجھ پر بہت احسانات ہیں جس نے احیاء العلوم نہیں پڑھی مجھے وہ ادھورا ادھورا سا لگتا ہے۔ لہٰذا فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت پر عمل کرتے ہوئے حُجَّةُ الاِسلام امام محمد

بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ کی مشہورِ زمانہ، مقبولِ عام کتاب احیاء العلوم جو کہ عربی زبان میں 5 جلدوں پر مشتمل ہے اور دعوتِ اسلامی کے اہم ترین شعبے اسلامک ریسرچ سینٹر المعروف "المدینۃُ العلمیہ" نے اس کتاب کا اُردو زبان میں ترجمہ بھی کیا ہے۔ تمام عاشقانِ رسول کو چاہئے کہ وہ باقاعدہ سے اس کتاب کا بالترتیب مطالعہ فرمائیں اِن شاءَ اللہُ الکریم آپ کی معلومات میں ضرور اضافہ ہوگا اور کئی فرض علوم سیکھنے کو ملیں گے۔ عام عوام کی آسانی اور مطالعے کے لئے احیاء العلوم سے کچھ مواد دیگر ترمیم و اضافہ کے ساتھ یہ رسالہ پیش کیا جارہا ہے۔ (جو سلسلہ وار چلتا رہے گا۔ اِن شاءَ اللہُ الکریم) رِضائے الٰہی پانے اور حصولِ علمِ دین کے لئے ہفتہ وار رسائل کا مطالعہ نہ صرف معلومات میں اضافے کا سبب ہے بلکہ اس سے زندگی کے اہم مسائل کے بارے میں بھی آگاہی ملتی ہے۔ اللہ کریم! ہمیں بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کی کُتُب سے مُستَفِیض ہونے (یعنی فیض پانے) کی توفیق عطا فرماکر علم پر اخلاص کے ساتھ عمل کرنے کی سعادت بھی عنایت فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

وَالسَّلام مَعَ الْاِکْرام

ابو محمد طاہر عطاری مدنی عُفِیَ عنہ

علم کی برکتیں

دُعائے عطار: یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 21 صفحات کا رسالہ "علم کی برکتیں" پڑھ یا سُن لے، اُسے اپنی رضا کے لئے علمِ دین سیکھنے اور اِسے پھیلانے کی توفیق عطا فرما اور اُسے بے حساب بخش دے۔
اٰمین بجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلّی اللّٰہ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرود شریف کی فضیلت

حضرتِ شیخ ابوالعباس تیجانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک طالبِ علم کو خط بھیجا اور اس میں بِسْمِ اللہ اور صلوٰۃ و سلام کے بعد لکھا کہ اللہ پاک کا سب سے بڑھ کر مُفید ذِکر رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر دِل کو حاضر کر کے دُرود بھیجنا ہے۔ بلاشُبہ یہ دُنیوی اور اُخروی تمام مَقاصد کے حُصُول کا ضامن اور تمام مُشکلات کا حل ہے اور جو شخص اس پر عمل کرے گا وہی اللہ پاک کا سب سے بڑھ کر برگُزیدہ ہو گا۔ (سعادۃ الدارین، ص109)

وَسْت بستہ سب فِرِشتے پڑھتے ہیں اُن پر دُرود
کیوں نہ ہو پھر وِرد اپنا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام
مومنو پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر دُرود
ہے فِرِشتوں کا وظیفہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ علٰی مُحَمَّد

سمجھ دار ماں

کروڑوں مالکیوں کے امام، عاشقِ مدینہ امام مالک بن اَنس اور عظیم تابعی بزرگ حضرتِ حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہما جیسی جلیلُ القَدر ہستیوں کے اُستاذِ محترم حضرت رَبیعہ بن ابو عبدُ الرحمٰن رحمۃُ اللہِ علیہ ابھی اپنی امی جان کے پیٹ میں ہی تھے کہ ان کے والدِ محترم

www.dawateislami.net

حضرت ابو عبدُ الرّحمٰن فَرّوخ رحمۃُ اللہِ علیہ بنو اُمیّہ کے دورِ خدمت میں سرحدوں کی حفاظت کے لئے جہاد کی غرض سے خُراسان چلے گئے۔ چلتے وقت آپ اپنی زوجہ کے پاس تیس (30) ہزار دینار چھوڑ کر گئے۔ 27 سال کے بعد آپ واپس مدینۂ منورہ آئے تو آپ کے ہاتھ میں نیزہ تھا اور آپ گھوڑے پر سوار تھے۔ گھر پہنچ کر گھوڑے سے اترے اور نیزے سے دروازہ اندر دھکیلا تو حضرتِ ربیعہ رحمۃُ اللہِ علیہ فوراً باہر نکلے۔ جیسے ہی انہوں نے ایک مسلَّح شخص کو دیکھا تو بڑے غضب ناک انداز میں بولے: ”اے اللہ کے بندے! کیا تُو میرے گھر پر حملہ کرنا چاہتا ہے؟“ حضرتِ فَرّوخ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: ”نہیں! مگر تم یہ بتاؤ کہ تمہیں میرے گھر میں داخل ہونے کی جراَت کیسے ہوئی۔“ پھر دونوں میں تلخ کلامی ہونے لگی۔ قریب تھا کہ دونوں دَست و گریباں ہو جاتے لیکن ہمسائے بیچ میں آ گئے اور لڑائی نہ ہوئی۔ جب امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ اور دوسرے بزرگ حضرات کو خبر ہوئی تو وہ فوراً چلے آئے۔ لوگ انہیں دیکھ کر خاموش ہو گئے۔ حضرت ربیعہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس شخص سے کہا: ”خدا کی قسم! میں اُس وقت تک تمہیں نہ چھوڑوں گا جب تک تمہیں سلطان (یعنی بادشاہِ اسلام) کے پاس نہ لے جاؤں۔“ حضرتِ فَرّوخ رحمۃُ اللہِ علیہ نے کہا: ”خدا کی قسم! میں بھی تجھے سلطان کے پاس لے جائے بغیر نہ چھوڑوں گا، ایک تو تم میرے گھر میں بلا اجازت داخل ہوئے اور پھر مجھی سے جھگڑ رہے ہو۔“ امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ حضرت ابو عبد الرّحمٰن فَرّوخ رحمۃُ اللہِ علیہ کو نہایت نرمی سے سمجھانے لگے کہ بڑے میاں! اگر آپ کو ٹھہرنا ہی مقصود ہے تو کسی اور مکان میں ٹھہر جایئے۔ آپ نے فرمایا: ”میرا نام فَرّوخ ہے اور یہ میرا ہی گھر ہے۔“ یہ سن کر آپ کی زوجۂ محترمہ جو دروازے کے پیچھے ساری گفتگو سن رہی تھیں، فرمانے لگیں: ”یہ میرے شوہر ہیں اور ربیعہ اِنہیں کے بیٹے ہیں۔“ یہ سن کر دونوں

www.dawateislami.net

باپ بیٹے گلے ملے اور ان کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو چھلک پڑے۔ حضرتِ فَرُّوخ رحمۃُ اللہِ علیہ خوشی خوشی گھر میں داخل ہوئے۔ جب اطمینان سے بیٹھ گئے تو کچھ دیر بعد اُن کو وہ تیس ہزار اشرفیاں یاد آئیں جو روانگی کے وقت بیوی کو سونپ گئے تھے۔ چنانچہ بیوی سے پوچھا کہ میری امانت کہاں ہے؟ سمجھدار بیوی نے عرض کی: "میں نے انہیں سنبھال چھوڑا ہے۔" حضرت ربیعہ رحمۃُ اللہِ علیہ اس دوران مسجدِ نَبَوِی شریف پہنچ کر اپنے حلقۂ درس میں بیٹھ چکے تھے اور شاگردوں کا ایک ہُجُوم جس میں امام مالک اور خواجہ حسن بصری رحمۃُ اللہِ علیہما جیسے لوگ شامل تھے شیخ کو گھیرے ہوئے تھا۔ حضرتِ فَرُّوخ نماز پڑھنے کے لیے مسجدِ نبوی شریف میں گئے تو یہ منظر دیکھا کہ ایک حلقہ لگا ہوا ہے اور لوگ بڑے ادب و توجہ سے علمِ دین سیکھ رہے ہیں اور ایک خُوبرُو نوجوان اُنہیں درس دے رہا ہے۔ آپ قریب گئے تو لوگوں نے آپ کے لئے جگہ کشادہ کی۔ حضرتِ ربیعہ رحمۃُ اللہِ علیہ سر جھکائے ہوئے بیٹھے تھے۔ اس لیے آپ کے والدِ محترم انہیں پہچان نہیں سکے اور حاضرین سے پوچھا: "علم کے موتی لٹانے والے یہ "شیخ الحدیث" کون ہیں؟" لوگوں نے بتایا: "یہ ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن ہیں۔" یہ سن کر انتہائی خوشی کی حالت میں ان کی زبان سے یہ جملہ نکلا کہ "لَقَدْ رَفَعَ اللّٰہُ اِبْنِی یقیناً اللہ ربُّ العِزّت نے میرے بیٹے کو بڑا عظیم مرتبہ عطا فرمایا ہے!" پھر خوشی خوشی زوجہ کے پاس آئے اور فرمایا: "میں نے تمہارے لختِ جگر کو آج ایسے عظیم مرتبے پر دیکھا کہ اس سے پہلے میں نے کسی علم والے کو ایسے مرتبے پر نہیں دیکھا۔" زوجۂ محترمہ نے پوچھا: "آپ کو اپنے تیس ہزار دینار چاہئیں یا اپنے بیٹے کی یہ عظمت و رِفعت؟" آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ارشاد فرمایا: "خدا کی قسم! مجھے اپنے نورِ نظر کی شان درہم و دینار سے زیادہ پسند ہے۔" وہ کہنے لگیں: "میں نے وہ سارا مال آپ کے بیٹے کی تعلیم و

تربیت پر خرچ کر دیا ہے۔" یہ سن کر آپ نے زندہ دلی سے فرمایا: "خدا کی قسم! تم نے اس مال کو ضائع نہیں کیا ہے۔" (تاریخ بغداد، 8 / 421) اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

میرے استاد ماں باپ بھائی بہن اَہلِ وُلد و عشیرت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

کاش! ہر گھر میں کم از کم ایک عالمِ دین ہو

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! علمِ دین بہت عظیم نعمت ہے، اِسے حاصل کرنا سعادت مندوں ہی کا حصہ ہے علمِ دین کا حُصول نَفْل عبادت سے افضل ہے، علمِ دین کی فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ عالم یعنی علم والا ہونا اللہ پاک کی صفت ہے۔ حدیثِ قُدسی ہے: اللہ پاک نے حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السّلام کی طرف وحی فرمائی کہ اے ابراہیم! میں علیم ہوں اور ہر صاحبِ علم کو پسند کرتا ہوں۔ (جامع بیان العلم وفضلہ، ص70، حدیث:213)

کاش! دنیاوی تعلیم کی بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کرنے کی صبح و شام فکر کرنے کے بجائے حصولِ علمِ دین کا شوق پیدا ہو جائے۔ مال، مال اور صرف مال ہی کی فکر میں گُم رہنے کے بجائے علمِ دین کی کثرت کا شوق رکھنا چاہئے کہ مال کی حفاظت ہمیں کرنی پڑتی ہے جبکہ علمِ دین ہماری حفاظت کرتا ہے، علمِ دین اور علمائے کاملین کے بے شمار فضائل قرآن و حدیث میں بیان ہوئے ہیں۔ میرے شیخِ طریقت، بانیِ دعوتِ اسلامی امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ ارشاد فرماتے ہیں میری خواہش ہے کہ ہر گھر میں کم اَز کم ایک عالمِ دین ہونا چاہئے۔ زہے قسمت! اپنی اولاد کو حافظِ قرآن، عالمِ دین بلکہ مفتیِ اسلام بنانے کا حسین و عظیم جذبہ نصیب ہو جائے کہ ایسی نیک اَولاد جیتے جی اپنے والدین کا خوب ادب و تعظیم کرتی، بڑھاپے

www.dawateislami.net

میں ان کی خدمت کر کے ثوابِ عظیم کی حقدار بنتی اور والدین کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد اُن کے لئے ایصالِ ثواب کر کے صدقۂ جاریہ کا باعث بھی بنتی ہے۔

والدین کی طرف سے اولاد کو بہترین تحفہ

حدیثِ پاک میں والدین کو اپنی اولاد کو علمِ دین سکھانے کا حکم اِرشاد فرمایا گیا ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: انسان کا اپنے بچے کو اَدب سکھانا ایک صاع (یعنی 4 کلو میں سے 160 گرام کم) صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ (ترمذی، 3/382، حدیث: 1958) ایک اور روایت میں ہے: کسی باپ نے اپنے بیٹے کو اچھا ادب سکھانے سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں دیا۔ (ترمذی، 3/383، حدیث: 1959) دِل میں شوقِ علمِ دین مزید بڑھانے کے لئے چند آیاتِ قرآنیہ اور احادیث پیش کی جاتی ہیں۔ اِنہیں پڑھ کر خود بھی علمِ دین حاصل کیجئے اور اپنی اَولاد کو بھی دین کا علم پڑھائیے۔

اپنے اور فِرِشتوں کے ساتھ علمائے کرام کا ذکرِ خیر

اللہ پاک علمائے کرام کی فضیلت میں پارہ 3 سورۃ آلِ عمران آیت نمبر 18 میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآىٕمًۢا بِالْقِسْطِؕ﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: ”اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر۔“

حُجَّۃُ الْاِسلام امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ یہ آیت لکھنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں: دیکھئے! اللہ پاک نے کس طرح اپنی پاک ذات سے آغاز فرمایا پھر فرشتوں اور پھر علمائے کرام کا ذکر فرمایا۔ شرف و فضیلت اور عظمت و کمال کے لئے یہی کافی ہے۔ عظیم تابعی

بزرگ حضرتِ سعید بن جُبَیر رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: کعبے کے گرد تین سو ساٹھ (360) بُت تھے، جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی تو تمام بت سجدہ میں گر گئے۔

(تفسیر قرطبی، جز:4، پ3، آل عمران، تحت الآیۃ:18، 2/32)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پارہ 28 سورۃُ المجادلہ آیت نمبر 11 میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿ یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: "اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔"

علمائے کرام کی عام لوگوں پر فضیلت

حضرتِ عبداللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما نے فرمایا: "علمائے کرام عام مومنین سے 700 درَجے بلند ہوں گے، ہر دو درجوں کے درمیان 500 سال کی مسافت ہے۔"

(قوت القلوب، 1/241)

علم عبادت سے افضل کیوں؟

امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ منہاجُ العابدین میں لکھتے ہیں: اے اخلاص اور عبادت کے طلبگار! اللہ پاک تجھے توفیق سے نوازے، سب سے پہلے تجھے علم حاصل کرنا ضروری ہے کیونکہ سارا دارومدار اسی پر ہے۔ جان لو کہ علم اور عبادت دو ایسے جوہر ہیں کہ لکھنے والوں کی کتابوں، سکھانے والوں کی تعلیمات، مُبلِّغین کے بیانات اور غوروفکر کرنے والوں کے خیالات سے تم جو کچھ دیکھ یا سن رہے ہو یہ سب انہی دو کی وجہ سے ہے، علم وعبادت ہی کے لیے آسمانی کتابیں نازل کی گئیں اور حضراتِ رُسُلِ کرام علیہمُ السّلام بھیجے گئے بلکہ زمین و آسمانوں اور ان کی ساری مخلوق کو ان دونوں ہی کی وجہ سے پیدا کیا گیا ہے کچھ آگے چل کر مزید لکھتے ہیں: بندے پر لازم ہے کہ وہ ان دونوں (یعنی علمِ دین سیکھنے اور عبادت کرنے) میں

www.dawateislami.net

ہی لگا رہے، انہی کے لیے خود کو تھکائے اور انہی میں غور و فکر کرے۔ پس جان لو کہ علم و عبادت کے علاوہ جتنے بھی کام ہیں سب بے کار و فالتو ہیں اِن کا کوئی فائدہ اور حاصل نہیں۔ (منہاج العابدین، ص 11)

اے عاشقانِ علمِ دین! حدیثِ پاک میں ہے: اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے۔ (مسلم، ص 401، حدیث: 2392) ایک اور رِوایت میں ہے: علما، انبیا کے وارِث ہیں۔ (سنن ابن ماجہ، 1/146، حدیث: 223)

اِس سے پتا چلا کہ جس طرح نبوّت سے بڑھ کر کوئی مرتبہ نہیں اِسی طرح نبوّت کی وِراثَت (یعنی علم) سے بڑھ کر کوئی عظمت نہیں۔ (احیاء العلوم، 1/20)

میرے شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت علمائے کرام سے اپنی محبّت کا اظہار اپنی نعتیہ کتاب وسائلِ بخشش میں یوں کرتے ہیں:

مجھ کو اے عطّار سُنّی عالِموں سے پیار ہے ان شاءَ اللہ دو جہاں میں میرا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

تَقلید کا ثُبوت

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے دو مسئلے ثابت ہوئے: ایک یہ کہ قرآن و حدیث کے ترجمے اور الفاظ رَٹ لینا علمِ دین نہیں، بلکہ اِن کا سمجھنا علمِ دین ہے۔ یہی مشکل ہے اِسی کے لئے فُقَہا کی تَقلید کی جاتی ہے اِسی وجہ سے تمام مُفَسِّرین و مُحَدِّثین آئمہ مُجْتَہِدین کے مُقَلِّد ہوئے اپنی حدیث دانی پر نازاں نہ ہوئے، قرآن و حدیث کے ترجمے تو ابو جہل بھی جانتا تھا۔ دوسرے یہ کہ حدیث و قرآن کا علم کمال نہیں، بلکہ ان کا سمجھنا کمال ہے۔ عالِمِ دین وہ ہے جس کی زبان پر اللہ اور رسول کا فرمان ہو اور دل میں ان

کا فیضان۔(مراٰۃ المناجیح،1/187)

شافعی مالک احمد امامِ حَنیف چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

عالمِ دین بننے کے لئے کتنا علم ہونا ضروری ہے

میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللّٰہِ علیہ سے دو سوال ہوئے جو عرض (یعنی سوال) اور اِرشاد (یعنی جواب) کی صورت میں پیشِ خدمت ہیں:

عرض: عالِم کی کیا تعریف ہے؟

ارشاد: عالِم کی تعریف یہ ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہو اور مُستَقِل ہو اور اپنی ضَرُوریات کو کتاب سے نکال سکے بغیر کسی کی مدد کے۔

عرض: کُتُب بِینی (یعنی کتابیں پڑھنے) ہی سے علم ہوتا ہے؟

ارشاد: یہی نہیں بلکہ علم "اَفواہِ رِجال" (یعنی علم والوں سے گفتگو) سے بھی حاصل ہوتا ہے۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص58)

مدنی بہار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! علم دین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ امیرِ اہلِ سنّت کے علم و حکمت سے بھرپور سوال و جواب کے مقبولِ عام سلسلے مدنی مذاکرے اور بیانات سننا بھی ہے۔ایک مدنی بہار پڑھئے اور شوقِ علم دین پیدا کیجئے! مُرادآباد (ہند) کے ایک اسلامی بھائی نے خواب میں ایک خوبصورت باغ دیکھا، جس میں سنّت کے مطابق سفید لباس پہنے، نور برساتے نورانی چہرے والے بزرگ سر پر عمامہ شریف سجائے نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں انتظار کرنے لگا کہ یہ نماز مکمل کریں تو میں ان سے ہاتھ ملاکر پوچھوں کہ یہ کون ہیں؟ لیکن جیسے ہی انہوں نے سلام پھیرا میری آنکھ کھل گئی۔ اُٹھنے کے بعد دل

www.dawateislami.net

میں ایک عجیب سی راحت اور خوشی محسوس ہو رہی تھی مگر بار بار یہ خیال بھی آ رہا تھا کہ یہ بزرگ کون ہو سکتے ہیں ؟ اُن بزرگ کی زیارت کی برکت سے میرا دل دنیوی جھمیلوں سے بیزار ہو کر نیک ماحول کی طرف مائل ہونے لگا۔ مجھے علمِ دین سیکھنے کا شوق ہوا۔ اِسی شوق میں ایک دن عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضر ہوا۔ آخر میں رِقّت انگیز دعا کے دوران شُرکا کی آہ وزاری نے میرے دل کی دنیا بدل کرر کھ دی۔ اجتماع کے آخر میں ایک مبلِّغ نے امیرِ اہلسنّت کے سنّتوں بھرے دو بیانات بنام "قبر کا امتحان" اور "باحیا پرندہ" سننے کے لئے دیے۔ میں نے جب انہیں سنا تو قبر و حشر کے ہولناک مَناظر میری نگاہوں میں گھومنے لگے میں نے گھبرا کر توبہ کی اور رفتہ رفتہ دینی ماحول کے قریب سے قریب تر ہوتا گیا۔ اُنہی دنوں کانپور (ہند) میں دعوتِ اسلامی کا سنّتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ بھی تشریف لائے۔ جیسے ہی مَیں نے امیرِ اہلِ سنّت کی زیارت کی تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ یہ وہی ہستی تھیں جن کی خواب میں مجھے زیارت ہوئی تھی۔ (نورانی چہرے والے بزرگ، ص8) اللہ پاک کی امیرِ اہلِ سنّت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

کتنے بنائے عالم و حافظ کتنوں کو ہے تم نے سنوارا
پیر میرا پیر میرا پیر میرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عالم اور غیرِ عالم برابر نہیں ہو سکتے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جیسے گونگا اور بولنے والا، اندھا اور آنکھ والا برابر نہیں ہو سکتے ایسے ہی عالمِ دین اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم کی سورۃ

www.dawateislami.net

الزُّمَر، پارہ 23، آیت نمبر 9 میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: "تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔"

تفسیرِ طَبری میں ہے: اِس آیتِ مبارکہ میں اللہ پاک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے فرمایا: "اے محمد! (صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم) اپنی قوم سے فرما دو کہ جو لوگ اس بات کا علم رکھتے ہیں کہ اُن کے لیے اپنے رب کی اطاعت و فرمانبرداری میں کیا (اجر و ثواب) ہے اور اُس کی نافرمانی میں کیسے (عذاب) ہیں کیا یہ لوگ (مقام و مرتبے میں) اُن کے برابر ہو سکتے ہیں جو اِن باتوں کا علم نہیں رکھتے؟ پس وہ (بے علم) لوگ بنا سوچے سمجھے کام کرتے ہیں، انہیں نیک اعمال کے ثواب کا پتہ ہوتا ہے نہ ہی بُرے کاموں کے عذاب کا خوف۔ پس یہ دونوں قسم کے لوگ برابر نہیں ہوسکتے۔ (تفسیر طبری، پ23، الزمر، تحت الآیۃ:9، 10/621)

نوجوان عالم، جاہل بوڑھے پر مُقدّم ہے

"کَنْزُ الدَّقَائِق" میں ہے: نوجوان عالِم کا یہ حق ہے کہ اُسے جاہل (یعنی علمِ دین نہ جاننے والے) بوڑھے پر مُقدّم کیا جائے۔

امام بَدْرُ الدِّین عَیْنی حنفی رحمۃُ اللہِ علیہ اِس عبارت کی شرح کرتے ہوئے "رَمْزُ الْحَقَائِق" میں ارشاد فرماتے ہیں: "کیونکہ نوجوان عالم، جاہل بوڑھے سے افضل ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴾ (پ23، الزمر، آیت:9) ترجمۂ کنز الایمان: "**تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔**" اور اسی لئے نماز میں اس (نوجوان عالم) کو (جاہل بوڑھے پر) مُقدّم کیا جاتا ہے حالانکہ نماز ارکانِ اسلام میں سے ایک رُکن اور ایمان کے بعد سب سے پہلا فرض ہے اور شریعت میں جس (یعنی علمائے کرام) کی

www.dawateislami.net

اطاعت کی جائے وہ مقدم ہے اورانہیں کیسے نہ مقدم کیا جائے کہ علمائے حق، انبیائے کرام علیہمُ السّلام کے وارث ہیں جیسا کہ حدیثِ پاک میں آیا ہے۔

(رمزالحقائق، کتاب الخنثیٰ، 2/285)

علمِ دین کی شان

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ! بے شک حکمت ذِی مرتبے کے مرتبے کو بڑھاتی اور غلام کو اتنی بلندی عطا کرتی ہے کہ وہ بادشاہوں کے مقام کو پالیتا ہے۔(المجروحین لابن حبان، 1/472)اِس حدیثِ پاک میں علم کے دُنیوی فوائد بیان کئے گئے ہیں اور یہ بات یقینی ہے کہ آخرت بہت بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔

علمِ دین کی بدولت مال و بادشاہت مل گئی

حضرتِ عباس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سلیمان بن داوٗد علیہما السّلام کو علم، مال اور مُلک میں سے ایک کو چُننے کا اختیار دیا گیا تو آپ علیہ السّلام نے علم کو اختیار فرمایا، تو انہیں علم کی برکت سے مال اور مُلک دونوں دے دیئے گئے۔

(تفسیر روح البیان، پ23، الزمر، تحت الآیۃ:9، 8/82)

اے عاشقانِ رسول !صرف اللہ پاک کی رِضا کے لئے علمِ دین حاصل کیجئے اور دنیا و آخرت میں اِس کی برکات لوٹئے کہ حدیثِ پاک میں ہے:زمین و آسمان کی تمام مخلوق عالِم کے لئے استغفار کرتی ہے۔(ترمذی، 4/312، حدیث:2691) لہٰذا اُس سے بڑا مرتبہ کس کا ہو گا جس کے لئے زمین و آسمان کے فِرِشتے مغفِرت کی دعا کرتے ہوں ۔ یہ اپنی ذات میں مشغول ہے اور فِرِشتے اس کے لئے استِغفار میں مشغول ہیں۔

www.dawateislami.net

”عالمِ دین“ کے سات حُروف کی نسبت سے علمائے کرام کے فضائل پر سات فرامینِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

﴿1﴾ اللہ پاک قیامت کے دن عبادت گزاروں کو اٹھائے گا پھر علما کو اٹھائے گا اور ان سے فرمائے گا: اے علما کے گروہ! میں تمہیں جانتا ہوں اسی لئے تمہیں اپنی طرف سے علم عطا کیا تھا اور تمہیں اس لئے علم نہیں دیا تھا کہ تمہیں عذاب میں مُبتلا کروں گا۔ جاؤ! میں نے تمہیں بخش دیا۔ (جامع بیان العلم وفضلہ، ص69، حدیث:211)

﴿2﴾ مومن عالم مومن عابد پر 70 درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔
(جامع بیان العلم وفضلہ، ص36، حدیث:84)

﴿3﴾ عالم اور عابد کے درمیان 100 درَجے ہیں اور ہر دو درَجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنی مسافت سَدھایا ہوا عمدہ گھوڑا 70 سال تک دوڑ کر طے کرتا ہے۔
(جامع بیان العلم وفضلہ، ص43، حدیث:118)

﴿4﴾ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں کے چاند کی تمام ستاروں پر۔
(سنن ابوداود، 3/444، حدیث:3641)

﴿5﴾ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر۔
(ترمذی، 4/314، حدیث:2694)

یہ حدیثِ پاک لکھنے کے بعد امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: غور کیجئے! حضور جانِ رحمت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کس طرح علم کو درَجۂ نبوت کے ساتھ ملا دیا اور کیسے علم سے خالی عمل کے مرتبے کو گھٹا دیا اگرچہ عابد جس عبادت پر مُواظَبَت (یعنی پابندی) اختیار کئے ہوتا ہے وہ علم سے خالی نہیں ہوتی ورنہ وہ عبادت ہی نہیں جو علم سے خالی ہو۔
(احیاء العلوم، 1/21)

www.dawateislami.net

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یہ تشبیہ بیانِ نوعیت کے لئے نہ کہ بیان مقدار کے لئے، یعنی جس قِسم کی بزرگی مجھ کو تمام مسلمانوں پر حاصل ہے اس قِسم کی بزرگی عالم کو عابد پر یعنی دینی بزرگی نہ کہ محض دنیاوی، اگرچہ ان دونوں بزرگیوں میں کروڑہا فرق ہیں۔ بادشاہ کو رعایا پر سلطنت کی، مالدار کو فقیر پر مال کی، جَتھے والے (یعنی طاقت والے) کو بے کَس (یعنی کمزور) پر قوت کی، حسین کو بد شکل پر جمال کی بزرگی حاصل ہے۔ مگر یہ بزرگیاں دنیوی اور فانی ہیں، نبی کو مخلوق پر دینی بزرگی حاصل ہے جو اَبَدُ الآباد (یعنی ہمیشہ ہمیشہ) تک قائم ہے، ایسے ہی عالم کو جاہل پر، آج سکندر کو کسی فقیر پر ملکی بزرگی نہیں، مگر امام ابو حنیفہ کو تمام مُقلِّدین پر بے پناہ عظمت اب بھی حاصل ہے۔ خیال رہے حضورِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو نبیوں پر اور درجہ کی بزرگی ہے، صحابہ پر اور درجہ کی، اولیاء و علماء پر اور درجہ کی، عوام پر اور درجہ کی، اَدْنٰی کُمْ میں اس آخری درجہ کی طرف اشارہ ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/200)

کچھ آگے چل کر مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں: اس سے یہ لازم نہیں کہ عالِم نبی کے برابر ہو جائے۔ خیال رہے کہ علمِ دین یا "فرضِ عین" ہے یا "فرضِ کِفایہ" اور زیادہ عبادت نفل ہے، نیز عالم کا نفع مخلوق کو ہے اور عابد کا نفع صرف اپنے کو، لہٰذا عالم عابد سے افضل ہے۔ آدم علیہ السّلام عالم تھے، فرشتے لاکھوں سال کے عابد مگر سجدہ عابدوں نے عالم کو کیا۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/216)

﴿6﴾ قیامت کے دن علما کی سیاہی شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی تو ان کی سیاہی غالب آجائے گی۔ (تاریخ بغداد، 2/190)

﴿7﴾ قیامت کے دن تین قسم کے لوگ شفاعت کریں گے: انبیا، علما اور شہدا۔
(سنن ابن ماجہ، 4/526، حدیث:4313)

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: اِن تین گروہ کے ساتھ شفاعت کو خاص کرنا اِن کی بہت زیادہ فضل و بزرگی کے سبب ہے ورنہ مسلمانوں میں سے ہر نیک شخص (مثلاً سچا حاجی، با عمل حافظ) کے لیے (بھی شفاعت کا حق) ثابت ہے۔ (اشعۃ اللمعات، 4/432)

امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ زیادہ عظمت والا مرتبہ وہ ہے جس کا ذکر مرتبۂ نبوت کے ساتھ ملا ہوا ہے اور یہ مرتبۂ شہادت سے بڑھ کر ہے اگرچہ شہادت کی فضیلت میں بھی کثیر اَحادیث مروی ہیں۔ (احیاء العلوم، 1/21)

عالم دین کی محفل کی برکت سے گانے والی کی توبہ

بَصْرہ میں ایک انتہائی حسین و جمیل عورت رہا کرتی تھی۔ لوگ اُسے شَعْوانہ کے نام سے جانتے تھے۔ ظاہری حُسن و جمال کے ساتھ ساتھ اس کی آواز بھی بہت خوبصورت تھی۔ اپنی خوبصورت آواز کی وجہ سے وہ گائیکی اور نوحہ گَری میں مشہور تھی۔ بصرہ شہر میں خوشی اور غمی کی کوئی مجلس اس کے بغیر ادھوری تصوّر کی جاتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس کے پاس بہت سامال و دولت جمع ہو گیا تھا۔ بصرہ شہر میں فِسق و فُجُور کے حوالے سے اس کی مثال دی جاتی تھی۔ اس کا رَہن سَہن اَمیرانہ تھا، وہ قیمتی لباس پہنتی اور مہنگے مہنگے زیورات سے بنی سنوری رہتی تھی۔ ایک دن وہ اپنی رُومی اور تُرکی خادماؤں کے ساتھ کہیں جارہی تھی۔ راستے میں اس کا گزر حضرت صالح مُرّی رحمۃُ اللہِ علیہ کے گھر کے قریب سے

www.dawateislami.net

ہوا۔ آپ اللہ کے نیک بندے، باعمل عالمِ دین اور عابد و زاہد لوگوں میں سے تھے۔ آپ اپنے گھر میں لوگوں کو بیان ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ جس کی تاثیر سے لوگوں پر رِقّت طاری ہو جاتی اور وہ بڑی زور زور سے رونا شروع کر دیتے اور اللہ پاک کے خوف سے ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑیاں لگ جاتیں۔ جب شعوانہ نامی عورت وہاں سے گزرنے لگی تو اس نے گھر سے رونے کی آوازیں سنیں۔ اسے بہت غصہ آیا۔ وہ اپنی خادماؤں سے کہنے لگی: تعجب کی بات ہے کہ یہاں نوحہ کیا جارہا ہے اور مجھے اس کی خبر تک نہیں دی گئی۔ پھر اس نے ایک خادمہ کو گھر کے حالات معلوم کرنے کے لیے اندر بھیج دیا۔ وہ اندر گئی اور اندر کے حالات دیکھ کر اس پر بھی خوفِ خدا طاری ہو گیا اور وہ وہیں بیٹھ گئی۔ جب وہ واپس نہ آئی تو شعوانہ نے کافی انتظار کے بعد دوسری اور پھر تیسری خادمہ کو اندر بھیجا مگر وہ بھی واپس نہ لوٹیں۔ پھر اس نے چوتھی خادمہ کو اندر بھیجا جو تھوڑی دیر بعد واپس آئی اور اس نے بتایا کہ گھر میں کسی کے مرنے پر نہیں بلکہ اپنے گناہوں پر رویا جارہا ہے، لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے اللہ پاک کے خوف سے رو رہے ہیں۔

شَعْوانہ یہ سن کر ہنس پڑی اور اُن کا مذاق اڑانے کی نیّت سے گھر کے اندر داخل ہو گئی۔ لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ جونہی وہ اندر داخل ہوئی اللہ پاک نے اُس کے دل کو پھیر دیا۔ جب اس نے حضرت صالح مُرّی رحمۃُ اللہِ علیہ کو دیکھا تو دل میں کہنے لگی: افسوس! میری تو ساری عمر ضائع ہو گئی، میں نے انمول زندگی گناہوں میں ضائع کر دی، وہ میرے گناہوں کو کیسے معاف فرمائے گا؟ انہی خیالات سے پریشان ہو کر اس نے حضرت صالح مُرّی رحمۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا: ”اے امامُ الْمُسْلِمِین! کیا اللہ پاک نافرمانوں

www.dawateislami.net

اور سرکشوں کے گناہ بھی معاف فرمادیتا ہے؟'' آپ نے فرمایا:''ہاں! یہ وعظ و نصیحت اور وعدے وعیدیں سب انہی کے لیے تو ہیں تاکہ وہ سیدھے راستے پر آجائیں۔ اس پر بھی اُس کی تسلی نہ ہوئی تو وہ کہنے لگی: میرے گناہ تو آسمان کے ستاروں اور سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہیں۔ آپ نے فرمایا: کوئی بات نہیں! اگر تیرے گناہ شعوانہ سے بھی زیادہ ہوں تو بھی اللہ کریم معاف فرمادے گا۔ یہ سُن کر وہ چیخ پڑی اور رونا شروع کر دیا اور اتنا روئی کہ بے ہوش ہوکر گر پڑی۔ تھوڑی دیر بعد جب اُسے ہوش آیا تو کہنے لگی: حضرت! میں ہی وہ شعوانہ ہوں جس کے گناہوں کی مثالیں دی جاتی ہیں۔ پھر اس نے اپنا قیمتی لباس اور مہنگے زیورات اُتار کر پرانا لباس پہن لیا اور گناہوں سے کمایا ہوا سارا مال غُربا میں تقسیم کر دیا اور اپنے تمام غلام اور خادمائیں بھی آزاد کر دیں۔ پھر اپنے گھر میں بند ہو کر بیٹھ گئی۔ اس کے بعد وہ دن رات اللہ پاک کی عبادت میں مصروف رہتی اور اپنے گناہوں پر روتی اور ان کی معافی مانگتی رہتی۔ رو رو کر ربِّ رحیم و کریم کی بارگاہ میں التجائیں کرتی: اے توبہ کرنے والوں کو محبوب رکھنے والے اور گنہگاروں کو معاف فرمانے والے! مجھ پر رحم فرما، میں کمزور ہوں تیرے عذاب کی سختیوں کو برداشت نہیں کر سکتی، تُو مجھے اپنے عذاب سے بچالے اور مجھے اپنی زیارت سے مشرف فرما۔ اُس نے اسی حالت میں چالیس سال زندگی بسر کی اور انتقال کر گئی۔ (حکایات الصالحین، ص74) اللہ ربُّ العِزَّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

جوں ہی گناہ کرنے لگوں، تیرے خوف سے | فوراً اُٹھوں میں تھرتھرا یا ربِّ مُصطفٰے
تیری خشیّت اور ترے ڈر سے، خوف سے | ہر دم ہو دِل یہ کانپتا یا ربِّ مُصطفٰے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اللہ والے ہی ڈرتے ہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! باعمل باا‌ثر ہوتا ہے، باعمل علمائے کرام کے بیانات و تحریرات لوگوں کی زندگیاں بدل کر رکھ دیتے ہیں جیسا کہ ابھی آپ نے واقعے میں سنا، خوفِ خدا کی عظیم نعمت کے حصول کا ذریعہ علمِ دین ہے کیونکہ علمِ دین کی برکت سے اللہ پاک کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اللہ پاک نے بے شمار مخلوق پیدا فرمائی۔ تمام مخلوقات میں اَشرفُ المَخلُوقات کا سہرا انسان کے سر پر سجایا۔ انسان کے جدِّاَمجد حضرتِ آدم صَفِیُّ اللہ علیہ السّلام کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرما کر فرشتوں سے اِنہیں سجدہ کروایا اور پھر اِنہیں زمین میں اپنی خلافت عطا فرمائی۔ یہ سب مقام و مرتبہ انہیں اس علم کی فضیلت کے سبب حاصل ہوا جو اللہ پاک نے انہیں عطا فرمائی اور یہ اتنی عظیم نعمت ہے کہ جو بھی اسے سچی نیت کے ساتھ حاصل کرتا ہے وہ محروم نہیں رہتا اور اسے حاصل کرنے والے کو سب سے بہترین و عمدہ چیز جو مُیَسَّر آتی ہے وہ اللہ کی عظمت و شان کی معرفت ہے اور جسے اللہ پاک کی پہچان حاصل ہوتی ہے اُسے خوفِ خدا کی نعمت مل جاتی ہے۔ جیسا کہ پارہ 22 سورۃُ الفاطِر کی آیت نمبر 28 میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُاؕ﴾ (پ22، فاطر، آیت: 28) ترجمۂ کنزالایمان: ”اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔“

کیا شان ہے صدیقِ اکبر کی

حضرتِ علامہ محمود بن عبدُ اللہ حُسینی آلوسی رحمۃُ اللہِ علیہ تفسیرِ رُوحُ المَعانی میں ارشاد فرماتے ہیں کہ بعض اقوال کے مطابق یہ آیتِ کریمہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی کہ آپ پر خوفِ خدا کا غلبہ تھا۔

(تفسیر روح المعانی، پ 22، فاطر، تحت الآیۃ: 28، 11/499)

امیرِ اہلِ سنّت منقبتِ صدیقِ اکبر میں عرض کرتے ہیں:

حقیقی عاشقِ خیرُ الوریٰ صدّیقِ اکبر ہیں   یقیناً منبعِ خوفِ خدا صدّیقِ اکبر ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

اپنی گواہی کے ساتھ علمائے کرام

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! علمائے کرام کی شان کا کیا کہنا، اللہ پاک اپنے ساتھ علمائے کرام کی گواہی کے بارے میں قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًۢا بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْۙ وَ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ۠ ﴾(پ13، الرعد:43)

ترجَمۂ کنزالایمان: "تم فرماؤ اللہ گواہ کافی ہے مجھ میں اور تم میں اور وہ جسے کتاب کا علم ہے۔"

عالمِ ربّانی کی ایک علامت

حقیقی عالمِ ربّانی کے نزدیک آخرت دنیا سے زیادہ اہمیت کی حامل ہوتی ہے وہ جلد فنا ہو جانے والی زندگی کے مقابلے میں ہمیشہ باقی رہنے والی زندگی کو ترجیح دیتا ہے چنانچہ قارون جو کہ بہت مالدار تھا ایک مرتبہ بڑا سج دھج کر اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ نکلا تو اِس کی زیب و زینت دیکھ کر بعض ایمان والے کہنے لگے: کاش! ہمیں بھی ایسی شان و شوکت اور مال و دولت مل جاتی جیسی قارون کو دنیا میں ملی ہے۔ بیشک یہ بڑے نصیب والا ہے۔ اس پر اُس وقت کے علمائے ربّانیّین نے اُن کو مخاطب کرتے ہوئے جو فرمایا اُسے قرآنِ کریم میں کچھ یوں بیان کیا گیا ہے: ﴿ وَ قَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَیْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًاۚ ﴾ (پ20، القصص:80) ترجَمۂ کنزالایمان: "اور بولے وہ جنہیں علم دیا گیا خرابی ہو تمہاری اللہ کا ثواب بہتر ہے اس کیلئے جو ایمان لائے اور اچھے کام کرے۔"

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس آیتِ مبارکہ میں بیان فرمایا کہ آخرت کی قدر

www.dawateislami.net

و منزلت علم کے ذریعے معلوم ہوتی ہے۔ اور اِس آیت میں زُہد (یعنی دنیا سے بے رغبتی) کو علمائے کرام کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور زاہدین کی خوبی یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ علم کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں۔ (احیاء العلوم، 1/19، 4/270)

حقیقت تو یہ ہے کہ علمائے ربّانیّین کے نزدیک اُن کا مال اُن کا علم ہے جیسا کہ حضرتِ زبیر بن ابو بکر رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں عراق میں تھا میرے والد نے مجھے پیغام بھیجا کہ علم کو لازم کر لو! اگر غریب ہو تو یہ تمہارا مال ہے اور اگر غنی ہو تو تمہارا جمال ہے۔
(حدیث ابی نُعیم عن ابی علی الصواف، ص 7، حدیث:6)

معلوم ہوا کہ دنیاداروں کی دنیا کو لالچ کی نظر سے دیکھنا اور انہیں ملنے والی دنیا کی تمنا کرنا غافل لوگوں کا کام ہے جبکہ اہلِ علم حضرات دنیا سے بے رغبت رہتے، آخرت میں ملنے والے ثواب پر نظر رکھتے اور یہ ثواب پانے کی امید رکھتے ہوئے نیک اعمال کرتے اور گناہوں سے باز رہتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی دنیا کے عیش و عشرت کے حصول کی تمنا کرنے کی بجائے اُخروی ثواب پانے کے لئے کوششیں کرنے کی طرف راغب کرتے ہیں۔ (تفسیر صراط الجنان، پ20، القصص، تحت الآیۃ:80، 7/328)

اللہ کریم ہمیں فقط اپنی رضا کے لئے علمِ دین حاصل کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

اگلے ہفتے کا رسالہ

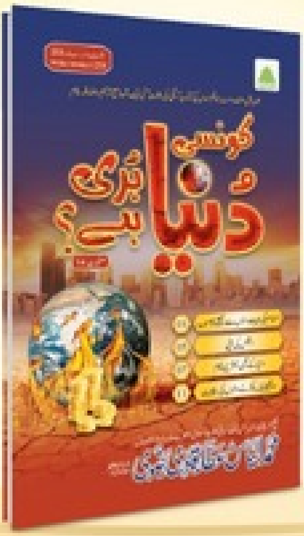

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net